رشحاتِ عنبریہ

اعنی

احوال و مقاماتِ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ پاکستان

یطلب من المکتبۃ: ایشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۷۳ غرہ استانبول

ترکیہ

عکس بتی بر نسخہ خطی مخزونہ در کتاب خانہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان

رشحاتِ عنبریہ

المسمّٰی

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (ت ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء)

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شرقپور شریف ۔ ضلع شیخوپورہ

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۷۲ نمرہ
استانبول ۔ ترکیۃ

کتاب ——— رشحاتِ عنبریہ
مولف ——— حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی (۱۳۰۱ھ)
تحقیق و تعلیق ——— محمد اقبال مجددی
طبع اوّل ——— ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
تعداد ——— ایک ہزار
ہدیہ ——— دعائے خیر بحق ناشرین
طابع ضیا شاہد، مطبع: مزمل پرنٹرز ۹، سرکلر روڈ۔ لاہور

تشکر

یہ کتابچہ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کے مالی تعاون سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

پتے

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بشارع ۷۲ نمرہ
استانبول۔ ترکیۃ

۲۔ مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان
(پاکستان)

مُقدمہ

پاکستان وہند کے سوانحی ادب میں سلسلۂ نقشبندیہ کی اہم خدمات ہیں۔ تصنیفی اعتبار سے اس سلسلۂ طریقت کو دیگر سلاسل پر ترجیح حاصل ہے۔ خصوصًا تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں اس سلسلہ مبارکہ کے سوانحی ادب میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس دور کے تقریبًا ستر تو صرف تذکرے ہی ہماری نظر سے گذرے ہیں۔

اس وقت فقط کتاب حاضر کے صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) اور آپ کے متعلقین کے احوال کے مآخذ کی مجمل فہرست کے بعد ہی ہم رسالہ حاضر کا تعارف کروا سکتے ہیں۔

(۱) ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء شاہ غلام علی دہلوی، حضرت: کمالات مظہری

(۲) ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۶ء رأفت رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ

(۳) ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء محمد بن عبداللہ خالدی: البہجۃ السنیہ

(۴) ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء عبدالغنی محدث شاہ: تکملہ مقامات مظہری

(۵) ۱۲۷۷ھ/۱۸۵۲ء دوست محمد حاجی خواجہ (تحفہ زواریہ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید)

(۶) ۱۲۷۷ھ رشحات عنبریہ کتاب حاضر

(۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ

(۸) ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء محمد عمر مجددی: انساب الطاہرین۔

(۹) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء محمد عادل کاکڑی: مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ

(۱۰) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء معزالدین بن عبدالکریم: مجموعہ فضائل الباری فی مناقب دوست محمد قندھاری، نیز جواہر ملفوظات خلاصہ فضائل الباری

(۱۱) امان اللہ ملا : مناقب حضرت شاہ احمد سعید (فارسی نظم)

(۱۲) ۱۲۸۶ھ/۱۳۰۶ھ محمد محبوب علی : خلوت در انجمن

(۱۳) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء محمد حسن کرنپوری : ملفوظات حضرت مولوی غلام نبی للّٰہی رح

(۱۴) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(۱۵) ۱۳۰۱ھ/۱۲۹۸ھ نامعلوم : سیر الکاملین

(۱۶) ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء عبدالمجید خالدی : الحدائق الوردیہ فی اجلاء النقشبندیہ

(۱۷) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء محمد مراد قزانی : نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات
[تکملہ رشحات عین الحیات کاشفی]

(۱۸) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء ابوالحسن نقشبندی : مقامات گل محمدیہ فی احوال مشائخ نقشبندیہ

(۱۹) ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

(۲۰) ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء احمد ابوالخیر مکی : ہدیۂ احمدیہ

(۲۱) ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء عبدالمجید خانی خالدی : السعادۃ الابدیہ

(۲۲) ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء اکبر علی نقشبندی : فوائد عثمانیہ [ملفوظات و مکتوبات حضرت
خواجہ محمد عثمان رح دامانی ف ۱۳۱۴ھ

(۲۳) ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء عبداللہ شاہ ابوالحسنات : گلزار اولیاء

(۲۴) ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء محمد حسن مجددی : انساب الانجاب

(۲۵) ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء زید ابوالحسن فاروقی : مقامات خیر

یہ چند بنیادی مآخذ ہیں، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حوالے سے اکثر کتب میں آپ کا ذکر خیر آتا ہے۔

مذکورہ مآخذ میں شمارہ ۱، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵ غیر مطبوعہ ہیں باقی سب چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مآخذ میں سے نمبر چھ کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو۔

رشحات عنبریہ

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مکی (م ۱۳۰۱ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی زبان عربی نثر و نظم ہے۔ رسالہ ہٰذا کے مطالعہ کے فوراً بعد جو سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ جب انہیں مصنف کی اسی موضوع پر مفصل کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں موجود ہے تو اس مختصر رسالہ کی تالیف کی کیا ضرورت تھی؟

مناقب احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انہیں مصنف نے حضرت کے حالات پر ایک عربی رسالہ "مناقب صغریٰ" تالیف کیا تھا جس سے مراد یہی پیش نظر رسالہ رشحاتِ عنبریہ ہی ہے کیونکہ مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور رسالہ حاضر کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کچھ اقتباسات مناقب احمدیہ میں پائے جاتے ہیں[1] اس کے عربی ترجمہ میں اسی رشحاتِ عنبریہ کو "المناقب الصغریٰ" کہا گیا ہے[2]۔ گویا یہ رسالہ مناقب احمدیہ کی تالیف ۱۲۸۱ھ سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اہل عرب کو اس عظیم شخصیت سے متعارف کروانے کے لئے عربی میں ایک رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو آپ نے عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ و مسجع انداز میں یہ رسالہ حاضر تحریر فرمایا۔ گویا رشحات عنبریہ کا سال تالیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

اگرچہ مؤلف نے اس رسالہ کا نام وضاحت سے نہیں لکھا لیکن فقرۂ ذیل اما بعد فهو رشحاتٌ عنبريةٌ يتعطر بها حواس السامعين ورائحاتٌ مِسكيّةٌ أذفريّةٌ (ورق ۲ ب) سے قیاس کر کے ہم نے اس کا نام رشحات عنبریہ تجویز کر لیا ہے۔ مؤلف نے رسالہ کے متن میں اپنا نام نہیں لکھا لیکن دیباچہ

---

[1] مناقب احمدیہ ص ۲۰۲، رشحات عنبریہ ورق ۱۱ الف
[2] المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ ص ۲۳۷

ہیں صاف بتایا ہے کہ یہ رسالہ میرے والد حضرت شاہ احمد سعید کے حالات پر مشتمل ہے لیکن رسالہ کے خاتمہ میں اپنا نام واضح طور پر بتایا ہے۔ اس رسالہ کے کاتب کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مدینہ منورہ ہی میں تالیف ہوا اور وہیں سے حضرت مؤلف نے خود اپنے دستِ مبارک سے کتابت کر کے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے خلیفہ اول حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہما کے مطالعہ کے لئے موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا (ورق ۱۲ ب) خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے اس متبرک خطی نسخے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نسخے کی دریافت کا سہرا خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ کے صاحبزادہ جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ کے سر ہے جنہوں نے اس گوہر نایاب کی نشاندہی فرمائی اور عکس برداری کے لئے نسخہ عنایت کیا۔

مؤلف

رسالہ نفحات عنبریہ کے مولف حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی ہیں۔ آپ صاحبِ سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کے صاحبزادے اور ذی علم مصنف تھے۔ آپ کا فیضان نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ عالم اسلام میں خاصا پھیلا ہے۔ حضرت مولف نے اپنے حالات اپنی سب سے مشہور تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں خود تحریر کئے ہیں۔ بعد کے تذکرہ نویسوں نے انہیں کے اعادہ پر اکتفا کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میری ولادت ۲ رجمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں خانقاہ شریف دہلی میں ہوئی میرے والد حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دادا جو کہ صحیح کشف رکھتے تھے۔ تمہارے حق میں عظیم بشارات دیں اور تمہارا نام مظہرِ محمد اور تاریخ ولادت مظاہر محمدی فرمائی۔ میں نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار سے اکثر دینی درسی کتب پڑھیں۔ کمسنی میں حضرتِ والا نے ایک خاص وقت میں مجھے بلایا اور بیعت سے

سرفراز فرمایا اور مراقبۂ احدیت کی تلقین کی۔ سِن بلوغت کے قریب تھا کہ باطن کی دائمی نگرانی جو کہ دوامِ حضور کے مبادیات میں سے ہے پر فائز کیا اور شرح ملا جامی (در علم نحو) کی تعلیم دی۔ اس طرح بائیس سال عمر میں مجھے ظاہری اور باطنی علم سے فارغ کر کے اجازتِ مطلقہ دی اور مریدین کو توجہ دلانا شروع کی اور چند احباب میرے حوالہ کئے اور کتب تصوف خصوصاً مکتوباتِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کمال تحقیق و تدقیق کے ساتھ دو بار پڑھائے۔

سرہند شریف کی حاضری کے بعد والدین کی اجازت سے حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہوا اور عرصہ کے بعد واپس آیا۔ اس دوران حضرت والد نے بہت سے گرامی نامے مجھے لکھے اور میں نے بھی مکشوفاتِ حرمین پر بہت سے عریضے حضرت کی خدمت میں ارسال کئے۔"[1]

جن میں مولف نے دس خطوط اپنی کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں نقل کئے ہیں[2]

اپنے والد بزرگوار کے علاوہ ابتدائی کتب آپ نے مولوی حبیب اللہ سے اور صحاح ستہ اپنے عم اکبر حضرت شاہ عبد الغنی مجددیؒ سے بالاستیعاب پڑھیں[3]

---

[1] شاہ محمد مظہر، مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ۔ مطبوعہ افضل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۲۶۱ ملخصاً

[2] ایضاً ص ۲۶۱ - ۲۶۷

[3] حضرت شاہ عبد الغنی مجددی (۱۲۳۴ھ - ۱۲۹۶ھ / ۱۸۱۹ء - ۱۸۷۸ء) بن حضرت شاہ ابو سعید مجددی، حضرت شاہ محمد اسحٰق کے شاگرد اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے۔ حرمین الشریفین میں انہیں بہت مقبولیت ہوئی۔ حضرت شاہ احمد سعید کے ساتھ آپ بھی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو ہجرت کی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ (انجاح الحاجہ) تکملہ مقاماتِ مظہری، تحفۂ تیموریہ، شفاء السائل، اردو ترجمہ نصاب الاحتساب اور تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات آپ کی تصانیف سے ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر ص ۷۴ - ۸۱

[4] محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۱۴

اپنے والد کے ہمراہ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو آپ نے بھی ہجرت کی اور مدینہ منورہ میں وہیں مقیم ہو گئے آپ نے مدینہ منورہ میں سہ منزلہ نہایت عمدہ رباط ۱۲۹۰ھ میں بنائی حضرت شاہ محمد عمر بن حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے اس کی تاریخ کہی ؎

چوں اُخِ کامل محمد مظہر عالی ہمم ساخت خوش بنیاد زیبا خانقاہ احمدی

سال تاریخش دعائیہ عمر گفت اے الہ تا ابد آباد بادا خانقاہ احمدی

یہ خانقاہ رباط مظہر کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے قریب واقع ہے حضرت شاہ محمد مظہرؒ نے دوشنبہ ۱۱ محرم ۱۳۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔ آپ کے دس صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

تالیفات

حضرت شاہ محمد مظہر کی کئی تالیفات یادگار ہیں۔ ابھی تک آپ کی تمام تالیفات منظر عام پر نہیں آئی ہیں، صرف مفصلہ ذیل کا ہمیں علم ہے۔

(۱) رشحات العنبریہ (رسالہ حاضر)

(۲) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ تکمیل بسال ۱۲۸۱ھ مطبوعہ اکمل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ

(۳) المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ، عربی ترجمہ کتاب مذکور مطبوعہ قزان ۱۸۹۶ء

(۴) الدر المنتظم فی القیام تجاہ الفقیر المکرم باسم تاریخی الدر المنتظم ۱۲۹۶ھ یہ رسالہ مع شرح مسمیٰ بہ السلک المنظم از سید محمود مدراسی، مطبع احسن المطابع مدراس سے ۱۳۲۴ھ میں چھپ چکا ہے [1]

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ ہذا تحت عنوان "خود نوشت حالات مؤلف"

---

[1] زید ابوالحسن فاروقی، مقاماتِ خیر صـ ۱۰۴

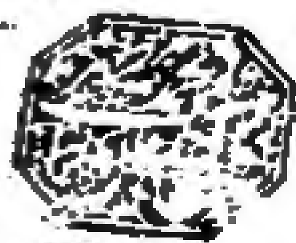
فتوح الاوراد

فتوح الاوراد

تالیف ملا فتح محمد برہانپوری



فتوح الاوراد استملکہ الفقیر اضعف عباد الله الاکبر محمد مظہر ابن شیخ احمد سعید رزقہما سبحانہ رضوانہ الحمید بالاشتراء الشرعی فی حضرۃ الدہلی وفقہ الله الغنی تعالی وتقدس



عکس تحریر و مہر مولف رسالہ ہذا (حضرت شاہ محمد مظہرؒ) بر فتوح الاوراد تالیف ملا فتح محمد برہانپوری کے پہلے ورق پر ثبت ہے یہ خطی نسخہ بھی کتاب خانہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان میں ہے

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ رشحات العنبریہ کا موضوع حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے حالات و کمالات ہے۔ اس لئے صاحب سوانح کا مختصر تعارف اردو میں لازم ہے۔

آپ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابو المکارم ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (ف ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) کی اولاد مبارک سے تھے[1] یکم ربیع الاخرٰی ۱۲۱۷ھ / ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے اور وفات ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ / ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ قرآن پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والد ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ سے بیعت ہونے کے لئے دہلی گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا ابو سعید نے میری طلب پوری کردی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

تعلیم

حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے حضرت شاہ غلام علیؒ سے کتب تصوف سبقاً پڑھی تھیں اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔

خلافت

حضرات مجددیہ کا سلوک اوّل سے آخر تک حضرت شاہ صاحب سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی۔ لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے

---

[1] شجرہ کے لئے ملاحظہ ہو تعلیقات رسالہ حاضر

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ایک رسالہ کمالاتِ مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم وعمل وحفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود"

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والد بزرگ جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیضیاب کیا[۱]

۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بے شمار علماء و مشائخ نے بلادِ اسلامیہ کی طرف ہجرت کی، ان میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا اسم گرامی سرِفہرست ہے۔

اُن انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل استقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے۔ جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جا سکتے۔ ان حالات میں آپ خود مع فرزندان و مریدین سراج الدین محمد ابوظفر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب و سنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی[۲] ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ اس فتویٰ کے اولین محرک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے کہ "ان حالات میں جبکہ انگریز دہلی پر چڑھ آئے ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے، اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں"؟

جہاد کا دہلی میں سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے ہی چرچا کیا اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کئے[۳]

---

[۱] حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے یہ حالات مولف رسالہ ہٰذا کی دوسری تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقاماتِ خیر، ص ۸۲ - ۹۱ سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔

[۲] محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۲۳

[۳] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو عبداللطیف: روزنامچہ ۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۹۵، کمال الدین حیدر: قیصر التواریخ ۲/۵۰، غالب: خطوط ۲/۵۴، محمد ایوب قادری: جنگ آزادی ۱۸۵۷ء۔ کراچی ۱۹۷۶ء ص ۲۰۷ - ۲۰۸، عتیق صدیقی: اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں۔ دہلی ۱۹۶۶ء ص ۱۹۹

آخر استخارۂ مسنونہ کے بعد آپ مع اہل و عیال حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اور راستے کے بے شمار مصائب کے باوجود آپ اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری[1] رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کی خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے۔ حضرت حاجی صاحب نے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔

حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مریدین اور خانقاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمدؒ کے سپرد کی اور اپنے دستِ خاص سے بہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت کی۔

---

[1] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابو سعید مجددیؒ کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے۔ پاکستان و ہند، خراسان، عربستان اور ترکی کے بہت سے طالبانِ حق ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے خاصانِ خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان میں ہوتا تھا۔ وصال کے بعد آپ اسی خاک پاک میں دفن ہوئے حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۱۴ھ) ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا سراج الدین قدس سرہٗ (ف ۱۳۳۳ھ) اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ (ف ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد اب حضرت مولانا خواجہ محمد اسمٰعیل مدظلہ خانقاہ شریفہ کے سجادہ نشین ہیں۔ موصوف ذی علم، نہایت متقی اور پابندِ شرع شیخِ طریقت ہیں۔ حضرت کے چار صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمد سعیدیہ کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کر رہے ہیں۔ رسالہ حاضر سخات العنبریہ صاحبزادہ موصوف ہی کی مہربانی سے ہمیں دستیاب ہوا ہے۔ موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارہ نشر و اشاعت بھی مکتبہ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے کئی قابل قدر کتب شائع کی ہیں۔ خانقاہ احمدیہ موسیٰ زئی شریف کے بزرگان کرام کے حالات کیلئے ملاحظہ ہو۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری و رقعاتِ عثمانیہ تحقیق ترجمہ فوائد مدظلہ صاحبزادہ مرشد بابا جو مطبوعہ اور مشہور ہیں۔

"..... مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ
بجائے من مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب را کہ
خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند......
و بہ ضمنیت خویش ہم ایشان را مخصوص گردانیدند و خانقاہ
و مکانات محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالہ کہ ایشان نمودند"[1]

حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری (ف ۱۲۸۳ھ) کو اسی وقت حضرت شاہ احمد سعید کی موجودگی میں انہیں خانقاہ شریف (دہلی) جانے کا حکم دیا۔ وہ اسی وقت روانہ ہوگئے

چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید کا جہاز آخر شوال میں جدہ پہنچا آپ نے ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء کا حج ادا کیا اور ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو مدینہ منورہ میں حاضری دی۔

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر [مولف رسالہ ہذا] اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔

آپ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ میں اسی حضرات کے نام لکھے ہیں۔ انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے صاحب سیر الکاملین نے لکھا ہے:-

بسیارے از علماء زمان شاگرد حضرت ایشان بودند مثل مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحئی و مولانا محمد نواب و مولوی احمد علی سہارنپوری محدث و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن سہارنپوری و مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہم[2]

---

[1] محمد مظہر: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۴۰-۲۴۱

[2] بحوالہ مقامات خیر ص۲۴؟

حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی تصانیف میں پانچ رسائل ہیں یعنی

۱ : سعید البیان فی مولد سیّد الانس والجان (اردو) مطبوعہ

۲ : الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)

۳ : اثبات المولد والقیام (عربی)

۴ : الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی)

۵ : انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

۶ : تحقیق الحق المبین فی اجوبتہ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

۷ : مکتوبات ۔ آپ کے تمام مکاتیب تاحال جمع نہیں کیے گئے، صرف ایک سو سینتیس (۱۳۷) مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نے جمع کئے۔ جنہیں جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے تحفہ زواریہ کے نام سے ۱۳۷۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔

۸ : فتاوٰی ۔ آپ احیانا فتوٰی بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

اب صاحب سوانح، مولف اور رسالہ کے مختصر تعارف کے بعد اصل رسالہ رشحات عنبریہ ملاحظہ ہو۔

محمد اقبال مجددی
۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

دار المورخین
گیلانی سٹریٹ ۔ منور عزیز پارک
نیو وسن پورہ ۔ لاہور

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی تجلی باسرار انوار ارواح حقائق العارفین المحبوبین ٥ و
ازال السدل الحجب الارتیاب بالتهاب اشراق نور الوجود للعاشقین المحبین ٥
و بسط بساط الانبساط علی سماط اهل الرباط تحت سرادق اشجار اعلام الوصال
للخائفین ٥ و غرس اوتاد الوداد فی مناجاة خیمات القرب تحت میاه الانس
بحبوحة حضرة القدس فخروا له ساجدین ٥ فتحرک فلک قطب القلب
لاجل شهود الرب باندفاع سماع نغمات رنات التائبین ٥ و ادار کئوس
شراب الحب فسقاهم وارواهم وافناهم عن غیر مولاهم فبدت لهم شمس
الحقیقة فقاموا هائمین ٥ فادرج مصباح الفلاح فی اصل لب القلب فنظروا
الی جمال ارحم الراحمین ٥ احمده سبحانه علی نعمائه التی لا تعد ولا تحصی و
اشکره تعالی علی الائه التی لا تعد و لا تقصی ٥ واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریک له فیداریه ٥ و لا شبیه له فیضاهیه ٥ و لا ضد له فیجاریه
و لا ند له فیباریه ٥ جل وعلا عن مثله و مثاله ٥ وتقدس و تعالی عن حکم
الفکر والخیاله تفرد بجلال ملکوته ٥ و توحد بجمال جبروته ٥ له الصفات
المختصة بحقه ٥ والایات الناطقة بانه غیر مشبه بخلقه ٥ فالجماد
ینطق بلسان حاله ٥ والنبات یتکلم باشکاله ٥ والکل الی التوحید لیشیر

فسبحانه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير. واشهد ان سيدنا ونبينا
محمدا عبده ورسوله وخليله وحبيبه روح جسد الكونين، وعين حيوة
الدارين، شاهد اسرار الازل، ومشاهد انوار السوابق الاول، طور التجليات
الاحسانية، ومهبط الظهورات الرحمانية، نور كل شيء وهداه، وسر كل
سر وسناه، اكرمه تعالى بالمخاطبة القصوى، والمشافهة العليا
بالنظر، وخصصه بالوسيلة العظمى والشفاعة الكبرى في الحشر، وهو
فخر آدم ومن بعده، وشرف ابراهيم ومن دونه، لولاه لما اظهر الله الخلق
ولما علم الباطل من الحق، الذي بلغ الرسالة وادى الامانة ونصح الامة
وكشف الغمة وجلى الظلمة، وجاهد في الله حق جهاده، وعبد الله حق عبادته
الانبياء ظلال نبوته، والاولياء آثار ولايته، فهو ظل الله الواجب وكل
شيء سواه في ظله، وهو خليفة الله الاعظم على سائر الخلق دقه وجله
شعر محمد سيد الكونين والثقلين ﴿ والفريقين من عرب ومن عجم
فاق النبيين في خلق وفي خلق ﴿ ولم يدانوه في علم ولا كرم ﴿
فانه شمس فضل هم كواكبها ﴿ يظهرن انوارها للناس في الظلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر ﴿ وانه خير خلق الله كلهم
صلى الله عليه وسلم وعلى جميع اخوانه من النبيين كنوز الحقائق
وهداة الخلائق، وعلى آله واصحابه اجمعين خزنة اسراره ومعادن

شانِ رسالت

الخلفاء الاربعة

النوادر ۝ لاسيما الخلفاء الاربعة الذين سبقت لهم الحسنى وزيادة ۝
الصديق الصديق ۝ والرفيق الرفيق ۝ والفاروق الصدوق ۝ مطلق الدنيا
فما غرّه الزخرف ولا الرونق ۝ وذو النورين النيرين ۝ الجامع بين
البحرين ۝ والمرتضى المنتقى اذ البطش هلك قيصر وكسرى ۝ صلوة لا غاية
ولا انتهاء ولا امد لها ولا انقضاء ۝ وعلى سائر اولياء الذين اخلصوا
الاعمال وحققوها ۝ وقيّدوا شهواتهم بالخوف واوثقوها ۝ وسابقوا
الساعات بالطاعات فسبقوها ۝ وقهروا بالرياضة اغراض النفوس الرديّة
فمحقوها ۝ اولئك هم خير البرية ۝ رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن
خشي ربه ۝ اما بعد فهذه نفحات عنبرية يتعطر بها حواس السامعين
ونفحات مسكية اذفرية يتطيب بها انفاس الحاضرين ۝ ونشقات
محبّبة محبوبة يطرب بها قلوب العاشقين الواصلين ۝ والبستْ
لباس الحروف والاصوات ۝ لتفيض البركات على الكائنات ۝ في مناقب
سيدي الوالد قبلة الاكابر والاماجد ۝ شيخ الاسلام ۝ ومصابيح
الظلام ۝ امام الانام ۝ ومرشد الكرام ۝ الاجل الاكمل البارع الاورع ۝
العالم النحرير ۝ والنيّر المنير ۝ قائم الدين ۝ وقاية حكمة المتين ۝ المتمكن في
مسند الافادة ۝ والمتصاعد عن حضيض العادة الى اوج السعادة
نور حدقة الاكوان ۝ ونور حديقة الاعيان ۝ فارس مضمار الخطاء

وحارس اسرار الكتاب ٭ ليس مكرمة من الله الا وله منها نصيب ٣
کامل ٭ ولا موهبة الا وله فيها حظ کافر ٭ له التقدم على مشايخ الزمان
والتفوق على مشاهير الدوران ٭ الصفوة شعشعة من نير قلبه
الوافي ٭ والولاية شعبة من دوحة کرمه الکافی ٭ من استند بعروة
ارادته فهو الذی ارتقى مدارج الکمال ٭ ومن اعتصم بحبل الخلاصة
فهو الذی استسعد بحصول الکمال ٭ غوث الزمان ٭ وخليفة الرحمن
محبوب الله ٭ ووارث رسول الله ٭ قدوة اکابر النقشبندية قيم الطريقة
الاحمدية شمس الطريقة مخزن الاحسان ٭ بدر الحقيقة منبع
الايقان ٭ کنز الهدى بحر التقى عين العلماء ٭ فيض الفيوض رسالة العرفان
قطب الحقائق نخبة الاوتاد ٭ غوث الخلائق زبدة الاعيان ٭
هادی الانام وقبلة العظام ٭ عون البرية صفوة الرحمن ٭
الفاروقی النسب ٭ والمحمدی الحسب ٭ الهندی المولد ٭ والمدنی المحتد
وهو شيخنا وامامنا وقبلتنا وهادينا ووسيلتنا الى الله الحميد
حضرة الشيخ احمد سعيد ٭ رضی الله عنه وارضاه ٭ وقلبی
وروحی ونفسی فداه ٭ ابن الوحيد الفريد ٭ الشيخ ابی سعيد
ابن زاهد العصر صفی القدر ٭ ابن صوفی الدهر ٭ الشيخ عزيز القدر ابن
نخبة العلماء الاتقياء الشيخ محمد عيسى ٭ ابن سلطان الاولياء الکاملين

الشيخ سيف الدين ٥ وهو الملقب بمحتسب الامة ٥ ابن قطب هند
والشام والروم ٥ مجدد الدين خواجه محمد معصوم ٥ الملقب بعروة
الوثقى ابن الامام الربانى ٥ المجدد والمنور للالف الثاني ٥ الشيخ
احمد السهرندى ٥ ابن العارف الاوحد ٥ الشيخ عبد الاحد ٥
ابن عمدة الساجدين ٥ الشيخ زين العابدين ٥ ابن التقى البهي ٥ الشيخ
عبد الحي ٥ ابن العزيز المجدد ٥ الشيخ محمد ٥ ابن الحليم الاواه ٥ الشيخ
حبيب الله ٥ ابن الامام المتين ٥ الشيخ رفيع الدين ٥ ابن العالم
الحنين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن عالى الشان ٥ الشيخ سليمان ٥ ابن
ذى العلم الزخرف ٥ الشيخ يوسف ٥ ابن عالى الجاه ٥ الشيخ عبد الله ٥
ابن زبدة العشاق ٥ الشيخ اسحاق ٥ ابن الذاكر بالقلوب والافواه ٥
الشيخ عبد الله ٥ ابن السالك على قدم صهيب ٥ الشيخ شعيب ٥
ابن الاكرم الامجد ٥ الشيخ احمد ٥ ابن الحاكم ذى التصرف ٥ الشيخ
يوسف ٥ ابن السلطان المعين ٥ الشيخ شهاب الدين ٥ المشتهر
بفرخ شاه الكابلى ٥ ابن ذى الفتح المبين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن
العارف الودود ٥ الشيخ محمود ٥ ابن سعيد الاوان ٥ الشيخ سليمان ٥
ابن باذل الموجود ٥ الشيخ مسعود ٥ ابن العالم الاكمل الاشهر ٥ الشيخ
عبد الله الواعظ الاصغر ٥ ابن المحدث المجتهد الاتقى الابر ٥ الشيخ

عبد الله الواعظ الاكابره ابن المستغنى عن الشرح الشيخ
ابى الفتح ه ابن الواصل المشتاق ه الشيخ اسحاق ه ابن الحليم الكريم
الشيخ ابراهيم ه ابن قدوة الاكابره الشيخ ناصر ابن الممتاز
فى الصحابة ببشرة اتباع السنن والاثر سيدنا عبد الله المقدس
المطهر ه ابن الناطق بالصدق والصواب ه امير المؤمنين سيدنا
عمر بن الخطاب ه رضى الله عنهم اجمعين ه ورفع درجاتهم فى
اعلى عليين اشعار قلوب العارفين لها عيون ه ترى مالا يراه
الناظرينا ه والسنة باسرار تناجى ه تغيب عن الكرام الكاتبينا
واجنحة تطير بغير ريش ه الى ملكوت رب العالمينا ه سيسقيها
العزيز شراب صدق ه وتشرب فى كئوس العارفينا ه طلع شمس
وجود الحضرة الوالد الماجد من افق السعادة فى غرة ربيع الاخر سنة
الف ومائتين وسبعة عشر من الهجرة المقدسة على صاحبها الف
الف الصلوة والسلام والتحية فى بلدة مصطفى باد المشتهرة
بالرامفور صانها الله عن الفتن والشرور ه وانوار الولاية
ظاهرة من جبينه ه واثار الولاية الهداية واضحة من حركته
وسكونه شعر فى المهد ينطق عن سعادة جده ه اثر النجابة ساطع
البرهان ه ونشأ فى حجر حكم العرفان ه وجد والده فى تربيته

باحبابه بحفظ القرآن بالتجويد واشتغل بتحصيل العلم السديد
وتشرف اولا بالحضور عند شيخ والده المجذوب وصار عنده اجل
مقرب ومحبوب ولما رجع ابوه الى قطب الاقطاب حضرة الشيخ
عبد الله الدهلوي عليه رحمة ربه الباري جاء معه فى خدمته
العلية واخذ عنه الطريقة النقشبندية الاحمدية وما بلغ من
العمر عشرة كاملة فاحبه غاية المحبة حتى جعله ابناله وقرة عين
فازداد بذلك زينا على زين وشرع فى تربيته وتسليكه مقارب القرب
والعرفان واذن له فى الجمع بين تحصيل الظاهر والباطن فى ذلك
الاوان فكان يستفيد من علماء وقته العلوم المتداولة ويحضر عند
حضرة الشيخ لاقتباس الانوار والمراقبة وكان يمدحه بعلو استعداده
وسمو فطرته ويجلسه قريبا حتى على مسنده سمعت عن الثقة ينقل
عن حضرة الشيخ القيوم محمد جان المرحوم قال كنت حاضرا عند حضرة
الشيخ القيوم وهذا الولد العزيز مع والده المجيد كانا جالسين قدامه
فنظر اليهما نظر تعمق وامعان ثم قال مخاطبا للاخوان اترون هذين
القمرين المنيرين والنيرين النجيمين ايهما اسبق من الاخر والنور
الوالد الماجد ام الولد الاغر فسكتوا كلهم وما قدر احد على الجواب
فقال فى نظرى الولد اعلى واقرب الى رب الارباب والله اعلم بالصواب

وبشره بالسیر المرادی ؛ وخصه بالمشرب المحمدی ؛ ورقاه الی غایة
المقامات الخاصة المجددیة ؛ واعلاه الی نهایة الدرجات العالیة
الاحمدیة ؛ ومیزه بالخلافة الخاصیة ؛ وشرفه بالامامة العامة
کما کتب حضرة الوالد علیه رحمة ربه الماجد ؛ ان حضرة الشیخ رضی الله عنه
قد خصنی بالتوجهات الشریفیة ؛ فی جمیع المقامات المجددیة فقرسنی
فی کل منها بما یختصه فی الباطن والظاهر ؛ ویمتاز هو به عن الاخر
من الکیفیات والاسرار والبرکات والانوار ؛ ومایبنغی کتمانه من الاسرار
فما امرت بافشائه بین الاغیار ؛ سبحان الله ماذا ابین من قوة توجه
حضرة شیخنا رضی الله عنه وارضاه ؛ وقلبی وروحی فداه ؛ متی کان
یشرع فی التوجه الی فی مقام من المقامات ؛ کان ینکشف علی الوصول الیه
فی اسرع الحالات ؛ فهو کان یاخذ ذلک المقام عن محله ویاتی به فیلقیه علی
العبد الفانی او یرفعنی عن حضیض الامکان فیدخلنی الی اوج ذلک المقام
العالی کما انه رضی الله عنه یوما من الایام ؛ من غایة اللطف والانعام طلب
غلامه هذا واجلسه قریبا الیه ؛ وقرأ الفاتحة الی ارواح المشائخ زادهم
الله تقربا الیه ؛ ثم توجه الی فرایت النبی صلی الله علیه وسلم جاء
ومعه الامام الربانی المجدد الثانی ؛ وخازن الرحمة الشیخ محمد سعید
والعروة الوثقی الشیخ محمد معصوم رضی الله عنهم فجلس حضرة المجدد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

مکان حضرة شیخی وجلس النبی صلی الله علیه وسلم فی الهواء فوق راس
المجدد بفاصلة قلیلة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوجه الی هذا
العبد الضعیف بحیث ان الفیض یرد منه علی حضرة المجدد ثم علی
هذا الذلیل فیجعل هذه الذرة العدیم المقدار کالشمس مشعشعة الانوار
وحصل لی من ذلک حالة غریبة وکیفیة عجیبة لا یسعها البیان و
لا یصفها اللسان حتی وقعت علی الارض مغشیا مستغرقا فی بحر النسبة
الخاصة ثم عرضت علیه ما شاهدته فصدقنی وامرنی بکتمه وکذلک
فی تلک الایام یوم العید الاضحی شرف قطمیر خانقاهه هذا فی مجمع عام
بالباس ملبوساته الخاصة بیده الشریفة من التاج والعمامة والقمیص
والنعم علی باجازة مطلقة ودعا لی طویلا انتهی ما کتبه مختصرا وکذلک
استفاد حضرة الوالد من والده الماجد العلوم والحالات واخذ منه
التوجهات فی جمیع المقامات ولذلک ادخل اسمه السامی فی السلسلة
بعد اسم حضرة الشیخ العالی لتزید البرکات وتکثر الفیوضات خصه
الله تعالی بمزید قربه ورحمته واکرامه وفاض علی جمیع مریدیه و
محبیه من افضاله وانعامه ولما بلغ رضی الله عنه اثنین وثلثین
سنة من العمر الشریف قصد والده الحرم المنیف واجلسه علی
مسند ارشاد شیخه وابیه وفوض الیه القیومیة المکنونة

لديه لما رأى انه قد تحلى بحلل العلوم الشرعيه وتجمل بتيجان المعارف
اليقينيه وشخص بصره الى شموس الحقائق من مطالع الانوار و
نظر قلبه الى نور الانوار الملك العزيز الجبار واتاه الامر الواضح
الجلي بالرجوع الى العالم السفلي وارشاد العباد الى خالق السموات
بغير عماده وكان اول جلوسه سنة تسع واربعين وماتين بعد
الالف من هجرة من له العز والشرف فلله در مجلس تجلله
الهيبة والبهاء واحاط به الملائكة والاولياء فقام بترويج شريعة
الغراء المصطفويه وشد مئزره لاشاعة الطريقة العلياء
النقشبنديه الاحمديه ودعا الخلق الى الحق على الاشهاد بكمال
الاستقامة والسداد فاسرع الطالبون الى الرجوع والانقياد
من الهند والخراسان والبخارا والتوران واجتمع عنده من العلماء
والصلحاء والفقهاء والاتقياء جماعة كثيرة وانتفعوا لكلامه وصحبته
فحملوا الفقه من قلبه الزكي واقتبسوا الانوار من وجهه السني
البهي وانتهت اليه تربية المريدين وانحصر عليه تسليك
الطالبين واولي مفاتيح الحقائق وسلمت اليه ازمة المعارف
والدقائق فاصبح غوث الوقت علما وعملا وقام بالنظر والفتوى
فرعا واصلا وبين الحكم نقلا وعقلا واستمر للحق قولا وفعلا ودرس

العلوم الدينيه • وحقق واملأ المعارف اليقينيه • ودقق فانتشرت
اخباره فى الآفاق • وشدت اليه من كل فج عميق الاعناق • فكم رد الى الله
عزوجل عاصياً • وكم نبت الله سبحانه به واهتيا • وكم فك من قيد
النفس اسارى • وكم اصحى من خمر الهوى سكارى • وكم وهب الله تعالى به مقاماً
وحالاً • وكم احسن الله سبحانه به حالاً ومآلا • وكم ابرأ النفوس من
اسقامها • وكم شفى الخواطر من اوهامها • وكم بث الدر الغرر على بساط الافهام
تتسابق لالتقاطها الالباب والاقلام حتى صارت تلاميذه اكثر من ان
تحصى • وشاعت خلفاؤه اشاعة لجل من ان تحصى • فكان يكتب لهم
الرسائل الشريفية • مشحونة من العلوم والمعارف الفائقة ويرسل اليهم
الكتب اللطيفة • مملوة من الاسرار والدقائق السامية • كالانهار الازهار
فى بيان الطريقة الاحمدية والقادرية والجشتية والنقشبندية • و
الفوائد الضابطة فى اثبات الرابطة • والحق المبين فى الرد على الوهابين
وسعيد البيان فى مولد سيد الانس والجان • والذكر الشريف فى
المولد المنيف • وغيرها من مكاتيب كثيرة جمعت فى كوراريس حمرة
وانا اورد مكتوباً منها فى هذا المقام ليستفيض به الخاص والعام • فان
القليل يدل على الكثير • والقطرة تنبئ عن البحر الغدير • قال رضى الله
عنه وارضاه • وافاض علينا من بركات سره ومحياه • بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الامکان مرآة الوجوب والوجوب سبحانه جل الامکان
مثل حمد جمیع الحامدین والصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان علی
سید الانس والجان و افضل الانبیاء والمرسلین ومحبوب رب العالمین
شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین الذی لولاه لما اظهر الله الربوبیة
وما خلق الخلق شعر هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول
من الاهوال مقتحم وعلی اله واصحابه الطیبین الطاهرین اما بعد
فقد وصل الی کتاب کریم من الاخ الصالح الاعز الارشد ذی الخصال
السنیة والکمالات البهیة الشیخ حضرت سید احمد الجیلانی دام له
سلمه الله تعالی فرحت بقدومه وانشدت اهلا لسعدی و
الرسول وحبذا حب الرسول لوجه حب المرسل ولما طالعت
المکتوب المشتمل علی لحوق المرض حزنت ودعوت الله سبحانه وان
یشفیه شفاء کاملا عاجلا ولکن یا اخی ان المرض کفارة للذنوب والاثام
مطهر للابدان والاجسام کما ورد فی الحدیث الصحیح حمی یوم کفارة
سنة وان الاسقام والالام رسل رب الرحیم العلام فیکون محبوبا
عند المحب الصادق ومرغوبا الذی العاشق الفائق بل یجد اللذة فی الایلام
فوق الانعام لان فی الانعام شائبة النفس والایلام خالص مراد المحبوب
لاحظ للنفس فیه اصلا ورأسا بل تشتوی اسفا وبلاء وهذه المعرفة التی

منوط بالوصول الى مقام الرضا الذى هو فوق مقامات السلوك واستواء
الايلام والانعام مربوط بظهور التجلى الافعالى الالهى الذى هو اصل القلب وبالوصول
اليه يكون مشرفا بالولاية الصغرى والفناء القلبى الذى هو ولاية الاولياء
المعروفين من السالكين والمجذوبين وثمرة هذه الولاية نسيان ماسوى
الله سبحانه وزوال العلم الحصولى من القلب فان حصل الترقى من هذا المقام
وصل الى الولاية الكبرى التى هى ولاية الانبياء والمرسلين وفيها يحصل
تهذيب النفس الامارة بالسوء وفنائها واطمينانها كتصير مطمئنة
مشرفة بخطاب يايتها النفس المطمئنة ارجعى الى ربك راضية مرضية
اى بسبب حصول الاطمينان والفناء صارت اهلا لمشاهدة ربها
تعالى ورضى الله تعالى عنها ورضيت عنه فادخلى فى عبادى المخلصين
بفتح اللام لعد ان كنت من المخلصين بكسر اللام وادخلى جنتى اى جنة
ذوق المعارف وفهم الاسرار وفناء هذه الولاية العظمى عبارة عن زوال
العلم الحضورى وزوال العين والاثر وحصول شرح الصدر وارتقاء النفس
المطمئنة على سرير الصدر وترك الوطن واختيار جوار الصالحين و
انكشاف التوحيد الشهودى كما ينكشف فى الولاية الصغرى التوحيد
الوجودى والفرق بين التوحيد الوجودى والشهودى ان التوحيد
الوجودى عبارة عن انكشاف سريان الوجود فى مراتب الامكان

و فی کل ذرۃ من الذرات ، و فی هذا المقام یترنم بهذه الابیات شر البحر مجمع
علی ما کان فی قدم ، ان الحوادث امواج و انهار ، فلا یحجبنك اشكال
تشاكلها ، عمن تشكل فیها و هی استار ، لا ادم فی الكون و لا ابلیس
لاملك سلیمان و لا بلقیس ، فالكل عبارة و انت المعنی ، یا من هو
للقلوب مقناطیس ، رق الزجاج و رقت الخمر ، فتشابها و تشاكل الامر
فكانما خمر و لا قدح ، و كانما قدح و لا خمر ، و التوحید الشهودی عبارة عن
شهود الحق و اختفاء الكثرة عن النظر با فترقا فرقا واضحا و التوحید الشهودی
لابد انكشافه لیحصل الفناء الاتم و انكشاف التوحید الوجودی لیس
بضروری للسالك اذ لا مدخل له فی حصول الفناء لهذا وضع امام الطریقة
و برهان الحقیقة سیدی خواجه بهاؤ الدین المشتهر بشاه
نقشبند قدس سره طریقة للسالكین التی لا ینكشف فیها التوحید
الوجودی صیانةً عن زلة القدم بسبب الجهل عن المعارف العلیة
و المطالب السنیة ، فاللازم علی كل طالب الایمان بهذه المعارف
الشریفة لا السعی فی انكشافها بل السعی فی الذكر و الفكر و الاشتغال
و المراقبات و اداء الطاعات من الفرائض و الواجبات و النوافل
المأثورات قال الله سبحانه فاذكرونی اذكركم و اشكروا لی و
لا تكفرون ، و ای مرتبة اعلی من ان یذكره المحبوب فی ملأ خیر منه

ورد فی الحدیث القدسی من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و
من ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه فلابد للطالب ان لایخلو
فی وقت من اوقاته عن الذکر الالٰهی جل جلاله وعم نواله والذکر اعم من
ان یکون بالجنان او باللسان من اسم الذات او النفی والاثبات وصلی الله
تعالی علی سید الذاکرین وعلی اله واصحابه اجمعین خصه الله سبحانه
بمزید قربه ورحمته واکرامه وافاض علی جمیع مریدیه ومحبیه
من افضاله والعامه وکان رضی الله عنه ظریفا جمیلا حسن الجسم
مایلا الی الطول من مربوع القامة اسمر اللون کث اللحیة عظیم
الراس واسع الجبین ضلیع الفم اقنی العرنین فی وجهه المنور
تدویر وفی عینیه الکحلة تنویر وکان حلیما متواضعا متادبا خاشعا
مشتملا علی اکمل الاداب واعلی الاوصاف بالنهایة موصوفا
باشرف الاخلاق واسنی الصفات بالغایة متخلقا بالاخلاق النبویة
ومتصفا بالصفات الالهیة مارایت احسن منه خلقا ولا اوسع
صدرا ولا اکرم نفسا ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وکان
شدید الخشیة کثیر الهیبة کریم الاخلاق طیب الاعراق
ابعد الناس عن الفحش واقرب الناس الی الحق لایغضب لنفسه
ولاینتصر لغیر ربه کان العلم مهذبه والقرب مودبه والحلم

ذکر اسم ذات اور نفی اثبات

حلیه

صناعته، والكرم بضاعته، والذكر وزيره، والفكر سميره، والمكاشفة
غذائه، والمشاهدة شفائه، وآداب الشريعة ظاهره، وأوصاف الحقيقة
باطنه، دائم الذكر ظاهر الخشوع، صابرا على حفظ حاله مع مراعاة
أوقاته، ظاهره مع الخلق وباطنه مع الحق، من رأى وجهه ذكر الله
ومن صحبه فنى عن غير مولاه، اذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوية، وإذا
صلى الصلوة خرج الى العالم العلوى، يحب العزلة، ولا يطلب الشهرة، ولا يظهر
شيئا من الحالات، ويكتم الكشوف والكرامات، ويعدها نقصا من
درجة الاستقامة، فكان ذاته المقدسة كرامة الكرامات، ولو
أجمع ما رأيت من خرق عادته وكشفه الخفية لكان مجموعا في مجلد
عظيمة، ولكن لا تحلو هذه العجالة بشيء من ذلك، ليكون كالتذكرة
لما هنالك. لما وصلت في سفر الحج الى البندر المنبهى ما وجدت
مركبا الى شهرين فاضطربت غاية الاضطراب، فتوجهت مستغيثا
الى ذلك العالى الجناب، فظهر في الواقعة على شاطىء البحر وبيده العصا
ينادى اين فلان وفلان لأصحاب المراكب العلى جلس عندكم ولدى
من زمان، فما عينتم له مركبا فاركبوه الآن، فحضر مركب كبير بغتة
من بعيده فحملونى فيه من غير نول منى ولا شهيده، ولما قربت ركوب
البحر مرضت بمرض اليرمه وخرج فى ابطى دمبل عظيمة فبعد صلوة

المغرب توجهت الی قدوة الابدال ففی الساعة انشق الدبل وکانما انشطت
من عقالٍ فلما رکبت البحر ووصلت الی قرب جدة وقع طوفان
شدید بئس منه کل زکی وسدید فتوجهت الی حضرة غوث المریدین
فرأیت کانه حضر واخذ المرکب من اسفله بیده الشریفة واخرجه
من الغرق المبین ففی الحال رفع الطوفان وصرنا سالمین ومرةً
ضللت عن بعیری والرفقة منی الحج لیلة مزدلفة فاضطربت
واستغثت بحضرة الغوث الجلیل فحضر ونادی باعلی صوته للنا
وهدانی السبیل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد
التزوج عشر سنین فتکلم فیه اقارب الزوجة بانه عنین
فعرضت فی خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانته وقال
اولم تؤمن بقدرة الله یا مظهر ومنه تعالی بیده الامر وغیره فتصرف
فیه فولد له مع وجود الموانع غلام ثم انقطع التوالد منهما الی
الان وقد مضی اعوام ومرةً کتب الیه بعض المخلصین من الاغنیاء
بان اهلی حامل فما یولد لی ذکر او انثی فبشره رضی الله عنه بانه یولد
لک غلام فاطمئن به ووقع کما بشره الامام الهمام ومرةً ذهبت صحبة
الی مریض قد احتضر فالتمس اهله الشفاء من سیدی ولی الله المقتدی
والحوا علیه فغلبته الرحمة فتوجه الیه فعادت روحه وحی

نفسه وفتح عينيه وبقي حيا الى مدة كثيرة وما ذلك الا من تصرفات ١٠
القوية ووقع في عرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطاعنه
بين المخلصين ارادوا بذلك اطفاء نور الله المبين فصبر على
ذلك واعرض عنهم ومنع من تعرضهم المريدين فوالله الذي لا اله
غيره مالك الملك ذو الجلال والاكرام رايتهم كلهم اخذهم الملك
العزيز ذو القهر والانتقام فمنهم من ابتلي بالجنون الفاضح ومنهم من
مات بالموت العاجل ومنهم من سود وجهه حين الارتحال
ومنهم من خرج من فيه النجاسة في تلك الحالة فنعوذ بالله
من غضب الله وغضب اوليائه ونساله حبه وحب احبائه
وحين خرجت حاجا سنة اثنين وسبعين ووقع لي وقائع في الطريق
والمدينة الشريفة والبلد الامين من العنايات الالهية والالطاف
المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالدة الشريفة والاخوان
بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرة الوالد قطب الزمان والله ما
كان مطلعا عليها الا الله الواحد الديان وكثيرا ما كان يخبرني بالاشياء
قبل وقوعها من خير او شر فتقع كما اخبر به ذلك العارف الاكبر
من غير زيادة ولا نقصان وكنت ارى في مجلسه الشريف حضور
الارواح القدسية من الانبياء والاولياء ورجال الغيب بل روح

سید الانبیاء والمرسلین علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام من غیر ریث
وربما یختلج فی بالی شبهة فی العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة فاحضر
للتحقیق عند المرشد المفضال فیجیء الغائبة التی تخطر تلک العقدة بغیر سوءال
الی غیر ذالک من اطلاعه علی الامور الغیبیة وحضوره فی الاماکن
المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف فی الاموات والاحیاء و
کشفه عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه علی القلوب
مما یحصیه علام الغیوب مع ما اختص به من احیاء القلوب المیتة
ومشاهدة مقامات الحقیقة والتلذذ بالطاعات فی الخلوات والجلوات
ومراعات الانفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه فی تلقی الاوراد
فی الاوقات والرضا عن الحق تعالی فی جمیع الحالات والبشری له من اللہ بالسعادة
الابدیة فی الدنیا والاخرة وکمال الاستقامة علی المامورات والتجنب
عن المنهیات الی اخر الحیات مما یعجز عنه الطاقة البشریة وکل هذا بمحض
العنایة الالهیة والقوة الروحانیة فانه لا یحمل الملک وعطایاه
الا مطایاه خصه الله بمزید قربه ورحمته واکرامه و
افاض علی جمیع مریدیه ومحبیه من افضاله وانعامه ولما بلغ
رضی الله عنه من عمره الشریف سبعا وخمسین ووقع فی الهند
فتن عظام قتل المسلمین ونهبهم من النصاری اللیام وغشیت

١١ الداهية فی تلك البلدان الخاص والعام، وخربت بلدته الاهلی
التی كانت معمورة بالكرام، وكان ذلك سنة اربع وسبعين
فی القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرين الهم
بالخروج فهاجر مع جميع اهله وعياله واخوانه، وكانوا زهاء تسعين
بغير نظر الی الاسباب، متوكلا علی الله الكافی الوهاب، فكفاه الله تعالی
وعصمه ومن معه من اعدائه الكافرين الفاجرين بعد ما ادركوهم
وارادوا قتلهم وضربهم ورد الله سبحانه كيدهم ومكرهم وجعلهم له
مطيعين خادمين الی ان وصل الی بلد الله الحرام، وتشرف بالحج
والمشاعر العظام، واستفاض افضائل من حقيقة الكعبة الربانية
خصوصا ومن الحقائق الالهية عموما، فافاض علی الطلاب اكثر من
اربعة اشهر فی هاتيك البقعة المشرفة، ثم توجه الی المدينة المنورة
وفاز بمتمناه من حضرة الرسالة بل فوق الرجاء من تشريفات
وتكريمات والطاف وعنايات، حتی صار فانيا فيه وفی انواره
باقيا به وباوصافه، فعومل معه ما لا يعبر بعبارة، ولا يستار
باشارة، فما جری بين المحب والمحبوب من الاسرار ويلزم الاستتار
من الاغيار، واختار الحبيب سيد المقربين والابرار صلی الله
عليه وسلم لتشرف جواره وقرب الداره واكثر عليه اعيا

طيبة وسادات بلدة واستفادوا منه الطريقة العليا واغتنموا صحبته الاسنى فاحبهم غاية المحبة واكرمهم نهاية الكرامة واكثر ارشاده فى الخلائق وزاد استغراقه فى حقيقة الحقائق والهم هنالك بزيادة الفضل والكرامة بغفرت لك ولمن توسل بك الى يوم القيمة فرضى بتلك البشارة العظمى وعلم ما فيها من الاشارة القصوى واشتاق الرفيق الاعلى تاملا دنى فتدلى وتواترت عليه التجليات الذاتية واحاطت به الارواح القدسية حتى شرب كاس الوصال من الحى الباقى بلا زوال بين الظهر والعصر فى الثانى من ربيع الاول موافقا لمن كان على قدمه فى الازل سنة الف ومائتين وسبع وسبعين وقد بلغ عمره المبارك ستين وصلى عليه حاضرا فى المسجد النبوى وغائبا فى الحرم المكى برحمة عظيمة لا يحصيها لسان الحاسب ولا يضبطها قلم الكاتب ودفن بالبقيع حيث اوصى بجنب قبة سيدنا عثمان بن عفان رضى الله عنه واسبغ عليه الروح والريحان واسكنه بحبوحة اعلى الجنان فى جوار سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه ما اختلف الملوان ونفعنا بعلومه وبركاته وقدسنا باسراره وفيوضاته وحشرنا فى زمرة خدامه وبوكر تراب اقدامه

۱۲ امین یا رب العالمین وقد ارخ وفاته اجل افاضل المدینة المشرفة
علی صاحبها افضل الصلوة والسلام والتحیة مولنا عبد الجلیل
بلغه الله الی غایة الکمال والتکمیل قضی قطب الاقطاب الشهیر
باحمد سعید امام العلم والحلم والهدی منار الطریق
النقشبندیة التی علها جدة فی الالف اضحی مجددا ومن
حل فی ذا القبر نادیت ارخوا سعید شهید بالجنان مخلد
وقد آن لنا ان نشرع فی الدعاء بحصول المطلوب والمنی متوسلین
به وبمشایخه الکرام اهل البقاء والفناء فنقول شعر الٰهی بسر الذات
عالی الشان وحبیبک المختار من عدنان وکذا ابوبکر خلیفته
الذی فضل الصحاب براجح الایمان وکذا بسابق فارس من عدن
الی الرسول المصطفی سلمان وبقاسم لجل الکبار السبعة الی نفعها
بحر العلم والعرفان ایضا باب مدینة العلم الامام علی الکرار
بالمطعان وکذا بمن لطفا نزاعن خلافه جده الحسن
العلی الشان وسید الشهداء الحسین المجتبی من کربه
ینسی کرا لاجفان وکذا بزین العابدین علیهم وباقر من للعلم
بانی وبجمع البحرین جعفر من من الصدیق طامی وفی الربانی
وکذا بسائر البیت المصطفی سفن النجاة ائمة الاعیان وبقطب

بسطام جناب ابی یزید ٭ من سما بشواهد الاحسان ٭ وکذا الو
الحسن المقدس سرہ ٭ قطب الوجود علی الخرقانی ٭ وکذا بمن
یُعزی لقار مدحنا ٭ ب ابی علی نا السر تدانی ٭ وکذا ابو یعقوب
مزحاز الهدی ٭ قطب الحقائق یوسف الهمدانی ٭ وبراس سلسلة
الشیوخ المجد وا ٭ نی عبد خالق انسهم والجان ٭ وکذا بر بوکریم بحر
الفضائل عارف بالله عن وجدانی ٭ وبمن الی الجنید فقر یتهی
محمود سیرة السری الصمدانی ٭ وعلی الرامیتنی النساج قطب
اعزة ملخوا فیوض تهلانی ٭ ومحمد بابا السماسی الذی ٭ انسی العوالم
فیضه النورانی ٭ وبسید السادات حبرهم وکلا ه لی منبع العرفان ذی
البرهان ٭ وکذا بهاء الدین شاه النقشبند ٭ محمد غوث الوری
السبحانی ٭ وعلاء دین الحق عطار الوجو ٭ د محمد بنفائح الرحمانی
والمجتبی یعقوب الشرخی من ٭ شرف الوجود بفضله الانسانی
وکذا بناصر دیننا العالی عبید الله من حاز المقام الدانی
وهو الذی فلک العلا کحبابة ٭ فی قلبه الطامی بفیض معانی
ومحمد ذاک السمی بزاهد ٭ فیما سواک من الحدیث الفانی
وکذا بدرویش محمد الذی ٭ رقی القلوب بنفحه الروحانی
ومحمد ذاک الشهیر بخواجگی ٭ ومحمد الباقی برب دانی

وکذا مجدد الف الثانی السمی ۵ باحمد قیوم منا الربانی

ذاک الذی حاز المعارف والعلو ۵ م بکشف حق عنده وبیان

والعروۃ الوثقی المتین محمد ۵ معصوم سر شاع فی کتمانی

وکذا محمدهم سعید من حوی ۵ سر انیقا جل عن اذهان

وکذا بعبد مهیمن احد علا ۵ ومحمد هو عابد حقانی

وکذا بسیف الدین ثم بسید آل ۵ سادات نور محمد ذی الشان

وبمن سما فلک الشهادہ شمس دین ۵ مظهر الانوار ذی فیضان

وهمامهم اعنی غلام علی ۵ مقدام قطب عوالم الامکان

والی سعید من سمی بمحمد ۵ بجل المجدد قبلة الاعیان

وباحمد السعداء غوث الخلق ۵ من جذب القلوب لواحد دیان

جد یا الٰهی منة وتفضلا ۵ بفیوض نور اقدس بجنان

انا عبدک الجانی المسئ بذنبه ۵ ولانت ذوالاکرام والاحسان

مالی جمیل صالح اذنوبه ۵ فامنن علی بفضلک الرحمن

وامدد هذا الجمع منک بنفحة ۵ یرتقی بها فی رتبة الاحسان

واجرهم من نار البعاد وکربه ۵ عونا علی الاعداء والشیطان

وصلوتک العظمی علی طٰه ومن ۵ تبع الهدی بمحبة الایمان

تمت الرسالة بالخیر والحمد لله علی ذلک وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

ولما ارسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة الطيبة المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام وتحية الى جناب شيخي ومرشدي قدس الله تعالى سره الاقدس كتب بخطه الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله له عوضا عن الاصغر والاكبر ارسلها الى خدمة مولانا مرشد السالكين ۰ وهادى المريدين ۰ حبيبنا في الله الاحد الحاج دوست محمد ۰ متع الله للمسلمين بطول بقائه ۰ راجيا من حضرته خير دعائه ۰ من لقاء رب العالمين ۰ ومرافقة سيد المرسلين صلى الله عليه واله وصحبه اجمعين امين

انتهى كلامه الشريف

وحده يشه المنقول



تعلیقات

۱ ورق ۳ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحٰق بن عبداللہ ہونا چاہیئے۔ (دیکھئے مقامات خیر ص۳۳)

۲ " " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

۳ " " حضرت فرخ شاہ کے بعد نورالدین کا نام آنا چاہیئے یعنی حضرت فرخ شاہ کے والد کا نام نورالدین تھا (مقامات خیر ص ۳۳)

ورق ۴۔ الف س ۳ ۱ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر فاروقؓ۔ مولانا زید الحسن فاروقی کے قول کے مطابق زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں جو اٹھائیس واسطے لکھے ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت عمر فاروقؓ تک بتیس واسطے درکار ہیں۔
ملاحظہ ہو مقامات خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص ۲۶-۳۲

ورق ۴۔ الف س ۱۳ ۲ دیکھئے محمد مظہر شاہ: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص۰

ورق ۴۔ ب ۱ یہاں "المجذوب" سے مراد، حضرت شاہ احمد سعید کے والد بزرگ حضرت شاہ ابوسعید کے پیر اول حضرت شاہ درگاہی

قدس سرہٗ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی حضرت شاہ احمد سعید رح خود فرماتے ہیں۔

در زمان خردی ایام حفظ قرآن مجید اکثر بخدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہٗ کہ پیر اول والد ماجدم بودند میرفتم ایشان برمن کمال عنایت میفرمودند...... الخ

{ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۸ }

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔
امام الدین انوار : مجمع الکرامات [درحالات شاہ درگاہی وغیرہ] بسال ۱۲۳۱ھ قلمی مملوکہ مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کاملان رام پور ص ۵۸ - ۵۹
ورق ۴ ب سطر "وقتیکہ حضرت والد بحضور حضرت شاہ صاحب [شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمرم دہ سال تمام نشدہ بود" (مناقب احمدیہ ص۰۷)
ورق ۵ ب سطر ؛ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند نشینی کے بارے میں خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے :-

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ ...... شوق حرمین شریفین برایشان [حضرت شاہ ابوسعید] غالب شد ... وفقیر را بجائی خود نشاندند و عمر من برسی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۷۷)

ورق ۶ - ا ، سطر ر - ک ، مقدمہ کتاب حاضر

سطر ورق ۷ ا ؛ شیخ خورشید مجددی ، ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰ کے توسط سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے ، ان کی اول بیعت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رح سے تھی ۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے ۔ شعر و سخن کی طرف زیادہ رغبت تھی ۔ فارسی و اردو میں شعر

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خان مومنؔ سے تلمذ تھا۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے۔ حضرت شاہ احمد سعید جب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو انہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل وعیال کابل (افغانستان) چلے گئے، وہیں سکونت اختیار کرلی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی مکہ میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صہ ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین صہ ۴۴

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمدؒ کے بعض رسائلِ تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

ے ورق ۱۱۔ ا

نشان زدہ عبارت "ثم توجہ الی المدینۃ المنورہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تا ۔ ۔ ۔ من الاعتبار"

انہیں مؤلف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (تالیف ۱۲۸۱ھ) صہ ۲۰۲ میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رشحات عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے فصیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر رسالہ مناقب حضرت ایشان بایں عبارت مختصرہ جامعہ اکتفا نمودم"

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مولف کے اسی رسالہ مختصرہ کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ صہ ۲۳۷

المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية

طبع من جيب ملا احمد صفا الحاج بن عباس الطاشبلكى

بو كتاب ننك باصمه سنه رخصت ويرلدى سانكت پيطربورغده
٢٠ نچى مايده ١٨٩٦ نچى يلده ***

اوشبو كتاب قزان اونيوبرسيتيتى ننك طبع خانه‌سنده باصمه
اولنمشدر ١٨٩٦ نچى سنه ده

Дозволено цензурою. С.-Петербургъ, 20 мая 1896 г.

КАЗАНЬ.
Типо-литографія Императорскаго Университета
1896 г.

ضمیمہ

خودنوشت احوال مولف رسالہ ہذا

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جو انکی تالیف "المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ" سے ماخوذ ہیں

طبع قزان ۱۸۹۶ء صـ۲۹۵ ـ ۲۹۹

خاتمة الكتاب فى ذكر بعض

عنايات حضرة الوالد قدس سره على مؤلف هذه الرسالة عفى عنه الذى
هو اصغر اولاده صورة ويعلم نفسه كالدخان الذى للنار منه عار لفقد
النسبة معنى ويبين[۲] اولا بطريق الاجمال ما افاضوا عليه بحسب النسبة
الصورية اظهارا لشكر الحق سبحانه بواسطة حضرة الوالد الماجد قلبى
وروحى فداه قال الله سبحانه واما بنعمة ربك فحدث ثم يومى الى فقدان
النسبة المعنوية ايضا لان خوف هذا غالب جعل الله الخاتمة بالخير آمين
وقعت ولادة الفقير فى الثالث من جمادى الاولى سنة مائتين وثمان
واربعين بعد الالف داخل الخانقاه الشريف قالت الوالدة المرحومة رأيت
فى المنام وانت فى بطنى ان القمر فى حجرى فذكرته لجدك الامجد فقال
يكون ولدك هذا كالقمر منورا ولهذا كانت تقول والدتى لى قمرى
وجوهرى وتحبنى اشد حبا من بين الابناء الثلاثة ويقول الحضرة الوالد
قدس سره ان جدك الامجد الذى كان له كشف صحيح بشرك بالبشارات

[۲] قوله ويبين الخ اعلم ان المقصود من هذا التطويل ان التربية الباطنية على وفق الامام الربانى قدس سره موجودة الى الان خلافا لما يزعمه بعض الاخوان وان السالك لا يغتر ببشارات الشيخ المرشد له لانها لازدياد جهده وسعيه فى الطريق وقد امر بها الشارع بقوله صلى الله عليه وسلم بشروا ولا تنفروا ويسروا ولا تعسروا وكذلك لا يغتر بمكاشفاته ومشاهداته لانها لجلبه وجذبه الى الحق تعالى وعزوفه وزهده عن الدنيا وقد ورد فى الحديث القدسى من تقرب الى ذراعا تقربت اليه باعا ومن اتانى يمشى اتيته هرولة بل يكون على نفسه بصيرة ويجعل مد نظره قبائحها وشرارتها ودعوى انانيتها بل الوهيتها ويتفطن تسويلاتها ومكائدها ويعلم ان العبرة بالخاتمة فلا يامن مكر الحق ويخاف سخطه سبحانه فكلامى هذا لا يتم الا فى آخر الخاتمة بتمام هاتين النسبتين فلا تاخذ بعض الكلام وتترك بعضه تخبط خبط عشواء فتنبه منه قدس سره

العلمية وسماك مظهر محمد وقال فى تاريخ ولادتك مظاهر محمدى الدال ۱۲۳۷ على المشرب المحمدى وقال الشيخ عظيم الله المرحوم حضرت مرة عند حضرة جدك الامجد وانت فى حجره يقبلك ويشمك ويقول يفوح من هذا الولد رايحة اولى العزم ويكون ان شاء الله تعالى ذاشأن عظيم وكنت ابن سنة توجه جنابه الى الحرمين الشريفين ومع هذا وجهه الشريف حاضر لدى ومحفوظ لى لايطرء غفلة على هذا الحضور قط وفى الصغر كنت اتشرف بلقاء حضرة الحق سبحانه فى المنام وكنت ارى جبرائيل عليه السلام ايضا واشاهد جمال سيد الكائنات صلى الله عليه وسلم وحفظت القرآن المجيد فى سن التسع وقرأت اكثر الكتب الدرسية الدينية على حضرة القبلة فعنايته بى ليست بمثابة يمكنها التقرير فضلا عن التحرير ولو جعلت نفسى فداء لتراب مرقده بحيث لايبقى منى اسم ولا رسم ما اديت من حقه بعد شيئا (شعر) روح بظاهره وباطنه فقل * ما ان له اثربيين فيعلما * من جوده كل اللسان وليس لا * قلم اللسان بمدحه ان يعلما * وله العناية بى فكل شعرمن * جسدى يقوم بشكره متنعما * وطلبنى فى صغر السن وقتا خاصا والطفنى بالبيعة ولقننى المراقبة الاحدية وجعلنى قرب البلوغ فائزا بدوام انتظار الباطن الذى هو من مبادى دوام الحضور ويعلمنى شرح الملا الجامى قدس سره فى النحو وفى سن اثنين وعشرين صرت فارغا من العلم الظاهرى وسلوك الباطن ومأذونا مطلقا وشارعا فى توجه المريدين واحال رجالا الى الفقير بل امرنى بالتوجه فى حضوره وافادنى كتب التصوف خصوصا مكتوبات حضرة المجدد مرتين بكمال التحقيق والتدقيق واجازنى بزيارة مزار حضرة المذكور الى سرهند الشريف فشاهدت عنايات كثيرة من ذلك الجناب على وتوجه الى فى جميع المقامات المخصوصة وحل من المكتوبات المواضع المغلقة وكتب رقعة العناية العالية لهذا الحقير بمنزلة كتاب الاجازة مشتملا على كثير

من

۲ قوله ذاشأن اه وكنت انرقب ذلك الشأن حتى ظهر بعد ثلث وثلثين سنة حين تطاول الناس على واستضعافهم اياى وتكلمهم فى بما ليس بحق وعدم انزعاجى منها بتثبيت الله تعالى وفضله ورحمته نتيل لى هو هذا فليتنبه وكم لله من لطف خفى يدق خفاه عن فهم الزكى (منه قدس سره)

۳ قوله قط اه وما احال ذلك الامن تصرفه قدس سره فى كما اخبرنى المولوى حسين على الباجورى انه قدس سره اخذنى مرة من حجر الحاضنة ووضعنى فى حجره الشريف وصاح فى اذنى بلفظ جلالة فارتعدت فرائصى من ذلك واضطربت زمانا انتهى (منه قدس سره)

من المدح وفيه ان نسبتك هى نسبتنا بلاتفاوت ولكنها بعيدة من الادراك وصدقه حضرة قبلتنا وقال قويت نسبتك بالتفات حضرة الامام الربانى فى جميع المقامات كثيرا ثم تجاوز عن الحد شوق الحج وزيارة اكرم الرسل صلوات الله وسلامه عليه وعليهم فاستجزته فلم يرض وقال لاارى سفرك خيرا والالحاح منى وشفاعة الوالدة الشريفة وغيرها من الاكابر لم يقع فى معرض القبول ولما تغير حالى بغلبة الشوق قال لايجوز لابى يوسف بعد البلوغ الى مرتبة الاجتهاد تقليد ابى حنيفة رضى الله عنهما فاعمل بماظهر لك فعرضت عليه انه يظهر لى ان هذا مرضى الحق سبحانه وارجع ان شاء الله تعالى سريعا بالخير التام وما قاله حضرتكم من غلبة المحبة فهو عين الصواب ولكن انكشف لى حقيقة الحال باحسن الوجوه فلا جزم اذن لى وبكى وقت وداعى كثيرا وقال حزنى من فراقك كحزنى من فراق والدى الماجد قدس سره حين عزمه للحج وقال ايضا ان خانقاهى فى نظرى مظلم بدونه وهو نور بيتى ورقم من شدة الم الهجر فى رقعته العالية اخترت لنفسك بيتا وتركتنا بلا بيت حسبى الله ونعم الوكيل شددت ظهرك وكسرت ظهرى وايضا كتب فى اخرى انا كنت اخاف من الم هجرك فتصبرت بعلمى بختى بالوصال والتزم الفقير الدعاء لك وقت السحر جعله الله تعالى مقبولا واعان فى جميع الامور الظاهرية والباطنية ووالدتك ايضا مضطربة الحال من هجرك فاغاث الله القلوب وكتب فى رقعة اخرى يفرح قلب الفقير فى يوم ياتى كتابك بعد الفراغ من زيارة الحرمين الشريفين من ينتظر منى *بانى متوجه الى دهلى والله تعالى قادر على ان يفعل الامر المسطور (بيت) سپردم باو مايه* خويش را* اوداند حساب كم وبيش را* رباعى* خوش آن وقتى وخرم روزگارى* كه يارى برخورد ازوصل يارى* برافروزد چراغ آشنائى* رهايابد ازداغ جدائى* معناها ما احسن ذلك الوقت وما افرح ذلك

٢ معناه اودعت عند بضاعتى وهو يعرف الحساب من النقص والزيادة (منه)

الزمان الذي يحظى المحب من وصال محبوبه فيسرج سراج الوداد ويتخلص من وسمة الفراق وازعم الراحمين لايضيع ودائعه وكتب الى الشيخ جمال الدين الكشميري في منبئ* ان اللازم لذلك الجناب بعد وصول ولدى ان يجعلني مطمئنا بما يصير معلوما من احواله لان قلب الفقير من فراقه ميتول اغاث الله القلوب حسبي الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير ووصلت نسخة[٢] ولدى الى التصحيح في سنين اوصله الله تعالى الى اقصى الغاية وبارك في عمره كثيرا بمنه وكرمه وخدمة ولدى خدمة جميع المشائخ الكرام وحرر الى الشيخ عبد القدير الكشميري انه اذا كان عزم الحرمين الشريفين فلابد من اخذ العلوم واسرار الباطن من ولدى الذي هو نسخة[٢] معارف الفقير والوقت مغتنم ولا ادرى هل يحصل ملاقاة الفقير اولا وفائدة ملاقاة الفقرا ان يحصل عرفان الحق سبحانه ونصيب كامل من نسبة الحضرات والسلام وفي مكة المكرمة اخذت السند في جميع العلوم ايضا عن شيخ الاسلام مفتى بلد الله الحرام مولينا السيد عبد الله مير غنى عن الشيخ عبد الملك عن والده الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين القلعى عن المسندين الجليلين الشيخ حسن العجيمي والشيخ عبد الله بن سالم البصري رحمة الله عليهم وثبتاهما مشهوران ويقول مولاى السيد ابراهيم ابن السيد عبد الله ميرغنى ان والدى المرحوم في غالب ظنى تلقى من الشيخ الاجل محمد صالح الفلاني مؤلف قطف[٣] الثمر فالحمد لله على ذلك ولما حججت ووصلت الى منبئ* ارسل سيدى الوالد هذا المكتوب الى بسم الله الرحمن الرحيم فليطالع ولدى الاعز الارشد حاج الحرمين الشريفين سلمه الله تعالى واوصله الى غاية مايتمناه من المحروق بنار الفراق والهجران احمد سعيد المجددى المعصومي بعد السلام المسنون والدعوات المشحونة بالترقيات انه وصل المكتوب المرغوب من قرة العين* ومسرة الاذنين مؤرخا بعشرين من

[٢] قوله نسخة اه اراد قدس سره بالنسخة الذات الجامعة للكمالات الظاهرة والباطنة وبتصحيحها تصفيتها من شائبة النقايص والعيوب (منه رضى الله تعالى عنه وارضاه)

[٣] قوله قطف اه هو اسم ثبت الشيخ المذكور وكان رحلة في زمانه صاحب الاسانيد العالية ملحق الاصاغر بالاكابر تنزله ثلاثيات البخارى باثنى عشر وسائط (منه رضى الله عنه)

صفر

صفر مشتملا على النزول من المركب ودخول منبئ وفرح العين والقلب كثيرا فسجدت لله سبحانه شكرا وقلت (شعر) مژده اى دل كه مسيحانفسى مى آيد * كه زا نفاس خوشش بوى كسى مى آيد * معناه بشرى لك ايها القلب ان جاء المحبوب الذى له انفاس كانفاس المسيح التى تفوح منه نفحة الرحمن * اهلا لسعدى والرسول وحبذا * حب الرسول لحب وجه المرسل * انصاف بده اى فلك مينافام * زين هر دو كدام خوبتر كرد خرام * خورشيد جهان تاب تو از جانب شرق * ياماه جهان كرد من ازجانب شام * معناها انصف ايها الفلك الاخضر الدوار من هذين النيرين ايهما اشرف سيرا اهل شمسك المضيئة للعالم من جانب الشرق اوقمرى السياح من جانب الشام فالان لابد من تعجيل المراجعة من الصراط المستقيم الذى ذهبت عليه بمنطوق لازم الوثوق من قضى نهمته فليعجل الى اهله وذلك الولد لما تجاوز من الصورة ووصل الى المعنى فلا حاجة الى الصورة فليرجع بمعية الله تعالى سبحانه ولاحاجة الى معية خواجه امرا جعل الله المشتاقين مسرورين بادخال قرة العين فى الوطن المألوف بالخير التام وكتب ايضا انه يعادل يوم فى مفارقة قرة العين بسنة فليخلصنى من تجاذب الاضطراب اذلاراحة لى بدون ذلك الولد الاواب فلماصرت مشرفا باستلام قدمه الشريف بكيت وانشدت * حب هذا وضع رأس تحت اقدام الحبيب * حب هذا بث سر اذدنا منه الكئيب * فعانقنى مدة مديدة مبتهجا غاية الابتهاج وبكى وقال كان نظرك على الصواب ولكنى كنت معذورا بغلبة الحب واضطرابك كان لكمال العشق فالحمد لله على وصولك بالخير وارتفعت نسبتك غاية الارتفاع بتأثير الانظار القدسية من سيد البرية عليه الصلوة والسلام والتحية وتوجهاته المتبركة ولم تبق من الظلال اسما ولا رسما واستفسر من البركات واسرار المقامين المتبركين والانعامات والبشارات التى اختص بها الغلام فعرضتها بالتفصيل فقال كما صحبة قد رأيتها وبينتها لاهل البيت الحمد لله على ذلك .

﴿قوله من قضى قال النبى صلى الله عليه وسلم السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه وشرابه ونومه فاذا قضى احدكم نهمته فليعجل الرجوع الى اهله اخرجه مالك عن ابى هريرة كذا فى الجامع الصغير (منه رضى الله عنه)

٣ قوله خواجه امرا رجل كان معنا فى ذلك السفر (منه رضى الله عنه)

٤ قوله كان نظرك اى كون السفر مرضى الحال ومحمود العاقبة (منه رضى الله عنه)

تو ئی سُلطانِ عالم یا مُحمد ﷺ

نسیما جانبِ بطحا گذر کن
زاحوالم محمد ﷺ را خبر کن
ببر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا
فدائے روضہ خیرُ البشر کن!
تو ئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ
ز روئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن!

جامیؒ